مولای صل وسلم دائما ابدا

درس حدیث

علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب کا مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

نفلی اعمال اُتنے کرے جن پر پابندی ہو سکے !
آخرت میں انسان کے اعمال کی اچھی بُری شکلیں !
قرآنی سورت اپنے اندر پرندہ کی طرح سمو لے گی !
اور اللہ کے دربار میں زوردار سفارش کرے گی !

(درسِ حدیث نمبر ۵۵/ ۷۸ ۱۹ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ/ یکم جولائی ۱۹۸۳ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ حدیثوں میں یہ مضمون آتا ہے کہ فلاں عمل نے اللہ کے یہاں فلاں شکل اختیار کر لی ! اور یہ بھی عرض کیا تھا کہ جیسے ہم یہاں دُنیا میں فلم تیار کرنے لگے ہیں جس میں بولتا ہے آدمی، چلتا ہے پھرتا ہے، تمام کام کر کے دکھاتا ہے حالانکہ وہ تصویروں کا مجموعہ ہے ! ! اور آواز ٹیپ ہے ! حقیقتاً وہ آدمی نہیں ہے ! نہ وہ چل رہا ہے ! نہ وہ پھر رہا ہے ! نہ وہ بول رہا ہے ! اور دس دفعہ دہرائیں گے دس دفعہ وہی شکل بنے گی !

تو اب یہ انسان کا جو عمل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دوام کی شکل عطا فرما دیتے ہیں جیسے آدمی نے وضو کیا اُس کا فلم بنایا جائے ! نماز پڑھی اُس کی فلم بنالی جائے ! اللہ کے یہاں ایسے تمام عمل جتنے بھی ہیں سب کی (فلم) خود بخود تیار ہے پہلے سے ہے ! بلکہ اُس کے مطابق یہاں ہو رہا ہے ! ! ؟ پھر اور آگے وہی ہوگا جو پہلے سے تھا ! ! !

کلمہ کی شکل :

یہ جو عمل ہیں ہمارے روز مرہ کے دُنیا کے کام یہ بے کار نہیں جاتے ان کی شکل ہوتی ہے متشکل ہوجاتے ہیں ! اور یہ ہمیں کام (اور فائدہ) دیتے ہیں ! جیسے کہ میں نے عرض کیا تھا کہ کلمہ طیبہ میں لَآاِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کا جو حصہ ہے اُس کے بارے میں فضیلت آتی ہے جو پڑھتا ہے اس کے لیے تو اللہ تعالیٰ اُس سے ایک جانور پیدا فرمادیتے ہیں جو عرشِ الٰہی کے قریب گھومتا ہے اور دُعا کرتا ہے اپنے پڑھنے والے کے لیے کہ تو اس کی بخشش فرمادے۔

قبر ..... اچھی بری شکل :

اور میں نے عرض کیا تھا کہ قبر میں جب آدمی دفن ہوتا ہے تو آدمی کو ایک شکل نظر آتی ہے وہ اُسے دیکھتا ہے کہتا ہے کہ تیرے سے میرا جی خوش ہورہا ہے اُنس محسوس کررہا ہوں ! وہ کہتا ہے میں تیرا عمل ہوں تیرے ساتھ رہوں گا !

اسی طرح وحشت ناک شکل بھی نظر آتی ہے ! اور اُس سے کہتا ہے کہ تجھے دیکھ کر مجھے وحشت ہورہی ہے ! وہ کہے گا میں تیرا عمل ہوں تیرے ساتھ رہوں گا ! اور عمل کا شکل بن جانا (یہ کتاب وسنت میں) آیا ہے

زکوۃ چور کی قبر :

جو زکوٰۃ نہیں دیتا اُس کے بارے میں آتا ہے کہ وہ مال کہے گا کہ میں تیرا خزانہ ہوں ! اَنَا مَالُکَ میں تیرا مال ہوں ! اور وہ سانپ اُسے ڈستا رہے گا، مارتا رہے گا، منہ مار کر کاٹتا رہے گا ! تو شُجَاعًا اَقْرَعَ یعنی گنجے قسم کا سانپ بنا کر ڈال دیا جائے گا گردن میں ! وہ عمل ہوگا ! ! ﴿سَیُطَوَّقُوْنَ مَابَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ﴾ وہ سوال کا جواب بھی دے گا ! اور وہ اُس سے چھٹکارا نہیں پاسکے گا ! جیسے کوئی چیز (پھوڑا وغیرہ) کہیں نکل آئے آدمی کے پھر یا تو تکلیف دیتی ہے، چھٹکارا نہیں پاسکتا اُس سے وہ ! تو خود بخود پکے گی، بڑھے گی، پھوٹے گی، جو تکلیف ہونی ہے وہ ہوگی، اسی طریقہ پر یہ جو سانپ یا کوئی چیز ہے جو اُس کی گردن میں ہوگی اُس دن، اُس سے وہ چھٹکارا

نہیں پا سکے گا ! تاوقتیکہ اللہ ہی اُس کو نجات دے ! اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے ! !

تو جو عمل اُس کا قبر میں سامنے آئے گا ہو سکتا ہے کہ وہ کسی جانور کی شکل میں ہو جس سے وہ ڈرتا ہو یا اور کسی ایسی ہی شکل میں ہو جس سے اُسے وحشت ہوتی ہو وہی سامنے آئے ! اور وہ کہے میں ساتھ ہی رہوں گا، تکلیف بھی پہنچاتا رہے گا، سامنے بھی رہے گا تو آدمی کا بُرا حال ہوتا ہے ! اور ایسی جگہ جہاں دُوسرا کوئی ہو ہی نہ سرے سے ! سوائے اللہ کی ذات کے ! تو وہ جگہ تو بہت وحشت کی جگہ ہے ؟ !

پرندہ کی طرح اپنے اندر سمالے گی :

حدیث شریف میں ایسے اعمال بتائے گئے کہ جن میں اللہ تعالیٰ اُن کو اچھی شکل دیتے ہیں یا مددگار بنا دیتے ہیں ! مثال کے طور پر یہاں حدیث شریف میں آتا ہے کہ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ[1] ایک شخص پڑھا کرتا تھا اور بہت زیادہ پڑھتا تھا ! بہت پسند تھی اُسے یہ سورت ! تلاوت بکثرت کرتا تھا ! كَانَ كَثِيْرُ الْخَطَايَا گناہ بھی تھے اُس کے بہت ! فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ معلوم ہوتا ہے اُسے شکل دے دی گئی کسی پرندے کی کہ اُس نے اس کے اُوپر اپنے پر پھیلا لیے ! اور عرض کیا اللہ تعالیٰ سے رَبِّ اغْفِرْ لَهٗ فَاِنَّهٗ كَانَ يُكْثِرُ قِرَاءَ تِيْ خداوندا تو اِس کو معاف فرما دے کیونکہ یہ مجھے زیادہ پڑھا کرتا تھا اللہ تعالیٰ نے اُس کی شفاعت قبول فرمالی ! اور جب اللہ تعالیٰ نوازتے ہیں تو پھر اُس کی عجیب شان ہے نوازشوں کی ! اُس سے فرمایا کہ جو گناہ تھے اس کے اُن گناہوں کے بدلے نیکیاں کر دیں، لکھ دیں !

پھر زوردار سفارش کر کے بخشوالے گی :

حدیث شریف میں آتا ہے کہ تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ یہ قبر میں اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑتی ہے اور کہتی ہے کہ اِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ اگر میں تیری کتاب میں ہوں داخل، تو میری شفاعت اس کے بارے میں قبول فرما ! اور اگر میں کتاب میں نہیں ہوں تو مجھے اپنی کتاب سے مٹا دے ! ارشاد فرمایا کہ یہ طَيْر جیسی ہوتی ہے پرندے کی سی شکل اس کی بن جاتی ہے ! تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهٗ فَتَمْنَعُهٗ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ شفاعت کرتی ہے اُس کے لیے اور عذابِ قبر

[1] پارہ ۲۱

سے روک دیتی ہے وَقَالَ فِیْ تبَارَکَ مِثْلَہٗ اور اسی طرح ﴿ تبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ ﴾[۱] جو سورۃ ہے اس کے بارے میں بھی فرمایا !

آقائے نامدار ﷺ کے صحابی جو ہیں وہ عمل کرتے تھے جو سنتے تھے (اسی طرح) تابعی جو سنتے تھے وہ عمل کرتے تھے کَانَ خَالِدٌ لَّا یَبِیْتُ حَتّٰی یَقْرَأَھُمَا[۲] حضرت خالد رضی اللہ عنہ راوی حدیث جو ہیں جب تک وہ یہ دو سورتیں نہیں پڑھ لیتے تھے وہ سوتے ہی نہیں تھے ! سونے کے بعد تو یہ پتہ ہی نہیں کہ آدمی اُٹھ بھی سکے گا یا نہیں ! تو جو سوتا ہے وہ سوتے وقت پڑھ لے اسے، اس طرح کا عمل جو ہے وہ ثابت ہے آقائے نامدار ﷺ سے ! !

قرآن کی کسی سورت یا آیت سے محبت بھی فائدہ دے گی :

حدیث شریف میں یہ بھی آتا ہے مفہوم اُس کا یہ سمجھ میں آتا ہے کہ جس آدمی کو قرآنِ پاک کے کسی حصہ سے محبت ہو اُس سے فائدہ ہوتا ہے اُس کو ! قرآنِ پاک کا کوئی حصہ اُسے پسند ہے اور وہ پڑھتا ہے اُسے، دوہراتا ہے اُسے، تو اسے فائدہ اُس سے ہوگا ! چنانچہ ﴿ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ﴾ جو ہے اسی طرح کا اس کے بارے میں آرہا ہے ! ایک صحابی کو پڑھتے ہوئے سنا رسول اللہ ﷺ نے، آپ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی ! ایک دوسرے صحابی ابوہریرہؓ یہ گفتگو سن رہے تھے یہ جملہ سنا کہ ''واجب ہوگئی'' تو دریافت کیا کہ کیا واجب ہوگئی ؟ ارشاد فرمایا کہ جنت واجب ہوگئی[۳] اُنہیں یہ پسند تھی وہ اس کو پڑھ رہے تھے بہت تعلق کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ نے دیکھا سنا اور سن کر آپ نے پسند فرمایا اور فرمایا کہ یہ جنت میں ہے !

حدیث شریف میں ﴿ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ﴾ کا دوسو مرتبہ روزانہ پڑھنا بھی آیا ہے ! اور سو مرتبہ پڑھنا بھی آیا ہے ! یہاں حدیث میں ہے کہ سوتے وقت جو سو دفعہ پڑھتا ہے ﴿ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ﴾

---

[۱] پارہ ۲۹ [۲] مشکوۃ المصابیح کتاب فضائل القرآن رقم الحدیث ۲۱۷۶

[۳] مشکوۃ المصابیح کتاب فضائل القرآن رقم الحدیث ۲۱۶۰

اور دائیں طرف کروٹ سے سوتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُسے فرمائیں گے کہ تو اس طرح اپنے یَمِینْ یعنی دائیں طرف جنت میں داخل ہوجا [1] مطلب یہ ہے کہ کلمات کا دوہرانا تاثیر رکھتا ہے اور ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت ہے ﴿ اَللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ اللہ ایک ہے اُس کی صفات کا ذکر ہے کہ وہ صَمَدْ ہے بے نیاز ہے سب اُس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں ہے ! اور یہ ذکر ہے کہ نہ اُس کے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ﴿ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴾ اور یہ ذکر ہے کہ اُس کا ہمسر کوئی نہیں ہم جنس کوئی نہیں، مرد کے جیسے عورت ہوتی ہے ہم جنس اور جانوروں میں اس طرح جنسیں موجود ہیں، جانوروں کے علاوہ درختوں میں موجود ہیں ! یہ شکل کوئی نہیں ! تو اس میں دُعا تو کوئی نہ ہوئی اس میں تو ثنا ہوئی، تعریف ہوئی، وحدانیت کا اقرار ہوا، اور اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک کی تعریف ہوئی، اور اُس کی صفات کا ذکر ہوا، تو یہ ذکر صفات کا اور اُس کی وحدانیت کا اعتراف، یہ بھی اللہ کو پسند ہے اس کی تکرار بھی پسند ہے ! تو اس واسطے اللہ اللہ کہنا اس کی تکرار کرنا یہ بھی اللہ کو پسند ہے ! جس کو جتنا وقت ملتا ہے جو گزر چکا وہ گزر چکا ! اور جو ملتا ہے اُس کو کام میں لانا چاہیے جتنا لایا جاسکتا ہے کام میں ! یہ بھی نہیں کہ آدمی فقط اسی کام کا ہوجائے ! اگر فقط اسی کام کا ہوگا تو تھوڑے دنوں بعد طبیعت گھبرا جائے گی ! اور پھر چھوڑ دے گا آدمی ! وہ بہتر نہیں وہ نہیں پسند فرمایا ! ! !

نفلی عمل اُتنا کرنا چاہیے جس پر پابندی ہو سکے :

رسول اللہ ﷺ نے پسند فرمایا اُس فعل کو جس پر مداومت کی جائے اتنا ہو کہ ہمیشہ ہو سکے، وہ زیادہ پسند فرمایا ہے ! اور ویسے بھی آپ اندازہ کر لیجیے کہ اگر درود شریف کی ایک تسبیح روز پڑھے کوئی آدمی تو سال میں وہ چھتیس ہزار بن جاتا ہے ! اور اگر پانچ سو دفعہ روز پڑھے ! ہزار دفعہ روز پڑھے ! تو چند دن پڑھنے کے بعد ناغہ ہوجائے گا ! ناغہ ہوگیا تو رُک جائے گا عمل ! تو جو عمل مختصر ہو مگر ہمیشہ ہو، بس اُس میں ناغہ نہ ہو وہ بہتر ہوتا ہے ! اور حساب کرلیں تو وہ زیادہ بھی ہوتا ہے اور نفع بھی اُس کا زیادہ ہے ! اللہ تعالیٰ ہم سب کو اعمالِ صالحہ کی توفیق دے !

---

[1] مشکوۃ المصابیح فضائل القرآن رقم الحدیث ۲۱۵۹

حدیث کا مطلب :

اس میں جو آتا ہے مثال کے طور پر کہ جو﴿ تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ﴾ پڑھے گا تو اس طرح یہ سورت بچالے گی اور اگر کوئی فلاں سورت پڑھے گا تو یہ سورت اس طرح بچالے گی ! اس کا مطلب یہ ہے کہ جب آدمی یہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کو گناہوں سے بچالے گا ! اور اُس کا اثر خود بخود یہ بھی ہوگا کہ وہ گناہوں سے ہٹتا چلا جائے گا نیکی کی طرف آتا چلا جائے گا ! یہ اس کی تاثیر دُنیا میں اُس کے قلب پر مرتب ہوگی ! اور اُس کی زندگی میں نظر آئے گی، فرق نظر آئے گا !

یہ مطلب نہیں ہوتا ایسی چیزوں کا کہ آدمی ویسے کا ویسے ہی رہے گا اور بخشش ہوجائے گی ! بلکہ مقصد یہی ہوتا ہے کہ جو اِس کو پڑھے گا جسے اس کی توفیق ہوگی وہ خود بدلتا بھی چلا جائے گا اور نیکی کی طرف آتا ہی چلا جائے گا ! ! ! ان شاء اللہ

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے، اپنی رضا اور فضل سے دُنیا اور آخرت میں نوازے، آمین اختتامی دُعا....

(مطبوعہ ماہنامہ انوارِ مدینہ جولائی ۱۹۹۸ء)

شیخ المشائخ محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمة اللہ علیہ
کے آڈیو بیانات (درسِ حدیث) جامعہ کی ویب سائٹ پر سُنے اور پڑھے جاسکتے ہیں

http://www.jamiamadniajadeed.org